سوال

(347) شدید غصے میں طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا اپنی بیوی سے ساتھ جھگڑا ہو گیا اور اختلاف اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ میں نے اپنی بیوی کو ڈرانے کے لیے یہ کہہ دیا کہ اگر تو خاموش نہ ہوئی تو میں تمھیں طلاق دے دوں گا۔ لیکن یہ کہنے کے باوجود بھی وہ خاموش نہ ہوئی تو شدید غصے کی حالت میں مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا میں ہوش کھو بیٹھا اور نا چاہتے ہوئے بھی میں نے اسے طلاق دے دی اور پھر اس کے بعد مجھے ندامت ہوئی میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ آیا میری بیوی کو طلاق ہو گی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً میں اپنے اس سائل اور دیگر مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ غصہ نہ کریں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت فرمائی ہے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاتَغْضَبْ "غصہ نہ کر۔"

اس نے کئی بار اپنی بات دہرائی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں صرف یہی فرمایا کہ غصہ نہ کر۔ (بخاری 6116۔ کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

اور غصہ ایسا انگارہ ہے کہ جسے شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں ڈال دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں رگیں پھول جاتی ہیں اور اس سے ایسے اقوال و افعال صادر ہونے لگتے ہیں جن کا وہ ارادہ نہیں رکھتا۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے۔ کہ وہ اطمینان و سکون لازم پکڑے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ جس وقت آپ نے طلاق دی تھی تو آپ کو (شدید غصے کی وجہ سے) علم ہی نہیں تھا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو یقیناً پھر طلاق واقع نہیں ہو گی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لاطلاق فی اغلاق"

"اغلاق (یعنی عقل پر پردی ڈال دینے والے شدید غصے) میں طلاق نہیں ہوتی۔ (حسن صحیح ابو داؤد 1919۔ کتاب الطلاق باب فی الطلاق علی غلط ارواء 2047۔ ابو داؤد 2193۔ احمد 276/6۔ بخاری فی التاریخ الکبیر 171/1۔ ابن ماجہ 2046۔ کتاب الطلاق باب طلاق المرہ والناسی مستدرک حاکم 198/2۔ کتاب الطلاق باب لاطلاق والاعتاق اغلاق بیہقی 357/7۔ کتاب الطلاق باب ماجاء فی طلاق المکرہ ابن ابی شیبۃ 49/5 دار قطنی 36/4۔ ابو یعلی 421/7۔۔ 4444۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس

روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے) (شیخ ابن عثیمین)

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے غصے کی حالت میں طلاق کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا۔

غصے کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ طلاق (محبت میں نہیں بلکہ) غصے کی حالت میں ہی ہوتی ہے البتہ اگر (غصہ اتنا شدید ہو کہ) وہ غصے کی وجہ سے تمیز و عقل کھو بیٹھے تو وہ مجنون (یعنی پاگل) کے حکم میں ہو گا اور صحیح قول کے مطابق اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔ (شیخ عبدالرحمن سعدی)

شیخ صالح فوزان حافظہ اللہ نے اس طرح کے سوال کے متعلق فرمایا ہے۔

جب انسان کی غصے کی حالت اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کا شعور ختم ہو جائے اور وہ یادداشت کھو بیٹھے اس طرح کہ نہ وہ کچھ جان سکتا ہو اور نہ ہی کچھ تصور کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں نہ اس کے اقوال کا کوئی اعتبار ہے اور نہ ہی طلاق وغیرہ ہو گا۔ (شیخ صالح فوزان)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح و طلاق]

ص430

محدث فتویٰ